www.KitaboSunnat.com

(۴)

تخلیقِ پاکستان کے جو اسباب و علل اور محرکات تھے انہیں صرف وہی لوگ ملحوظ رکھ سکتے تھے اور وہی ان کا احترام بھی کر سکتے تھے جنہوں نے اپنی قیمتی مساعی اور توانائیاں اس کے قیام میں صرف کیں مگر خدا کو کچھ منظور ہی ایسا تھا، وہ یکے بعد دیگرے اٹھتے چلے گئے، یہاں تک کہ میدان خالی رہ گیا۔ بعد میں پاکستان کے جو وارث بنے وہ نہ صرف نا اہل تھے بلکہ بدنیت بھی تھے۔ اس لیے انہوں نے ملک کو انہی بنیادوں پر تعمیر کرنے کے بجائے اس پہ اپنے نجی اغراض کے محل تعمیر کیے، اسے کاروبارِ سیاست کی منڈی بنایا اور سیاسی سٹہ بازی کے ذریعے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ پاکستان کے مستقبل کو ہار آئے۔

آج کل پاکستان کے مختلف حصوں میں اس کے جو وارث بنے ہیں اور اس کی باگ ڈورِ سیاست جن کے اشارۂ ابرو کے ساتھ وابستہ ہو کر رہ گئی ہے۔ عموماً وہ لوگ ہیں جو پاکستان کے نام سے بہت چڑتے تھے جہاں یہ صورتِ حال ہو وہاں اس پاکستان کا کیا بھلا ہو سکتا ہے۔

اس کے علاوہ ان میں وہ لوگ بھی آ دھمکے ہیں جو قیامِ پاکستان کے سلسلہ میں خالی الذہن تھے مگر اپنی افتادِ طبع اور خاندانی اثرات کی وجہ سے اس کے بارے میں کچھ زیادہ سنجیدہ اور مخلص بھی نہ تھے۔ بس اس سے ان کو اتنا تعلق تھا کہ ان کو ان کا حصہ ملنا چاہیئے چنانچہ انہوں نے اپنے فرضی اور جعلی حق اور حصہ کے لیے جدوجہد شروع کی اور کرتے آ رہے ہیں —— اور غالباً کرتے ہی چلے جائیں گے۔ اس لیے ملک کے ایک گوشے میں کبھی یہ آواز اٹھتی ہے کہ پاکستان مزدوروں کے مفاد کے تحفظ کے لیے بنا تھا۔ لہٰذا مزدوروں کو اٹھ کھڑا ہونا چاہیئے تو دوسرے گوشے سے یہ صدا بلند ہوتی ہے کہ پاکستان کے قیام سے غرض صرف صوبائی مفاد اور خود مختاری تھی، کوئی بولا، دراصل یہ ایک نئے تجربہ کی کوشش تھی جو ناکام ہو گئی کیونکہ زمانہ مذہب اور دین کے تصور سے کافی آگے نکل گیا ہے لہٰذا ملک میں اسلامی بنیادیں مہیا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں رہی۔ الغرض ان سب مکروہ نعروں سے اُن کی غرض ان کی آڑ میں سیاسی کھیل کھیلنا تھی۔ جیسا جس سے بن پڑا وہی داؤ استعمال کیا —— بہرحال ابھی تک تو ملک کے یہ بدخواہ ہر جگہ کامیاب ہیں اور ملک پر جو خیانتیں ٹوٹ رہی ہیں وہ محض انہی کی "شامتِ اعمال" کا نتیجہ ہیں۔ لیکن ان لوگوں کو سمجھنے میں شاید عوام کو ابھی اور وقت لگے گا اور جب سمجھ آجائے گی اس وقت تیر کمان سے نکل چکا ہو گا۔ ابھی تو ان کی بے پرواہی کا وہ عالم ہے جس کا کسی شاعر نے یوں نقشہ کھینچا تھا ؎

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ